وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی اسناد کے معادلہ کے نوٹیفکیشن،طریقہ کار اور اس کی افادیت

رجسٹریشن وفاق:

(ا) ,,وفاق المدارس،،کی سرکاری رجسٹریشن 1960ء میں ہوئی۔سرکاری رجسٹریشن نمبر 44/MR-1960-61 ہے۔

معادلہ کے نوٹیفکیشن:

شہادۃ العالمیہ:

(۲) یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے 17 نومبر 1982ء کو ,,وفاق المدارس،،کی فائنل ڈگری ,,شہادۃ العالمیہ،،کو حوالہ نمبر 8-4/Acad/128 کے تحت ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا۔

(۳) الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 2002ء میں ,,شہادہ العالمیہ،،کو ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کرتے ہوئے ,,شہادۃ العالمیہ،،کی بنیاد پر ,,وفاق،،کے فضلاء کو الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت دی۔

(۴) یونیورسٹی گرانٹس کا نام بعد میں تبدیل ہو کر ہائر ایجوکیشن کمیشن ہو گیا۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے 12 مئی 2004ء کو حوالہ نمبر 8-16/HEC/A&A/2004 کے تحت ,,شہادۃ العالمیہ،،کو مساوی ایم اے عربی، ایم اسلامیات تسلیم کرنے کا مراسلہ دوبارہ جاری کیا۔

(۵) حکومت پنجاب کی طرف 3 جولائی 2009ء کو عربی ٹیچنگ کے سلسلے میں ,,شہادۃ العالمیہ،،کو تسلیم کرنے کا مراسلہ جاری کیا گیا۔

اعلیٰ تعلیم کا حصول:

ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے شہادۃ العالمیہ کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم کے حصول کی اجازت دی تھی، لیکن بعض یونیورسٹیاں رکاوٹ ڈال رہی تھیں۔ چنانچہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے 2 اپریل 2018ء کو اس بارے دوبارہ نوٹیفکیشن جاری کیا، جس میں تمام یونیورسٹیز کو پابند کیا گیا ہے کہ شہادۃ العالمیہ کے فضلاء کو بغیر بی اے پاس کی شرط کے اسلامیات اور عربی میں مزید تعلیم کے لئے داخلہ دینے کی پابند ہیں۔

تحتانی اسناد:

(۶) کراچی یونیورسٹی نے 4 جنوری 2013ء کو حوالہ نمبر R-V1-20/A2013 کے تحت ,,شہادۃ العالیہ،، کو بی اے کے مساوی تسلیم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔

(۷) یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے 14 مارچ 1984ء کو حوالہ نمبر 8-418/Acad/84/726 کے تحت عامہ کی سند کو میٹرک اور خاصہ کی سند کو ایف اے اور عالیہ کو بی اے کے مساوی تسلیم کیا لیکن بعد میں اس کو کینسل کر دیا۔

(۸) انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئرمین (IBCC) نے 6 اکتوبر 2007ء کو عامہ کی بنیاد پر میٹرک اور خاصہ کی بنیاد پر ایف اے کے لازمی مضامین کا امتحان دینے کی اجازت دی۔

(۹) کارروائی اجلاس کمیٹی برائے معادلہ اسناد دینی منعقدہ 12 ستمبر 1982ء مطابق 23 ذیقعدہ 1402ھ (یونیورسٹی گرانٹس کمیشن، وزارت تعلیم حکومت پاکستان، وفاق ہائے)

شہادۃ العالیہ کا ایکویلنس:

ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے جاری کردہ نوٹیفکیشن 8(61)/A&A/2017/HEC بمورخہ 13 اکتوبر 2017ء کے مطابق (1) شہادۃ العالیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ کی سند، ایچ ای سی کی جانب سے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی یا کسی بھی چارٹرڈ یونیورسٹی جو آئی بی سی سی سے شہادۃ ثانویہ عامہ وثانویہ خاصہ کے معادلہ کی شرط کے ساتھ بی اے (پاس) کی سطح کے انگلش ومطالعہ پاکستان کے لازمی مضامین پاس کرنے کے بعد، بی اے (بیچلرز) پاس کے مساوی تسلیم کی جائے گی۔ ان کی سفارشات کے مطابق آئی بی سی سی شہادۃ ثانویہ عامہ اور ثانویہ خاصہ کا معادلہ جاری کرے گا۔ (2) وفاق اپنے طور پر طالب علم کو ثانویہ عامہ میں داخل کرے گا، یعنی متوسطہ مساوی درجہ مڈل اور ایچ ای سی دینی اسناد کے حاملین سے مڈل سرٹیفکیٹ طلب نہیں کرے گا۔ (3) اگر کوئی طالب علم کسی یونیورسٹی میں اسلامیات و عربی کے علاوہ کسی اور مضمون میں ماسٹرز کرنے کا خواہشمند ہو تو وہ شہادۃ العالیہ کے بعد لازمی مضامین کے علاوہ اپنی پسند کے دو اختیاری مضامین کا امتحان پاس کرے گا۔

ثانویہ عامہ وخاصہ کا معادلہ:

وفاق المدارس کی تحتانی اسناد عامہ وخاصہ کا براہ راست معادلہ نہیں ہوتا، البتہ ان اسناد کی بنیاد پر IBCC نے میٹرک کے لازمی مضامین اردو، انگلش، مطالعہ پاکستان اور ایف اے کے لئے اردو، انگلش کے ساتھ دو اختیاری مضامین کا امتحان دینے کی اجازت دی ہے۔ ان مضامین کے امتحان کے بعد IBCC وفاق کے نمبروں اور عصری مضامین کے نمبروں پر مشتمل معادلہ سند جاری کرتا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی خدمات کا جائزہ

ازسن تاسیس 14 ربیع الثانی 1379ھ تا 1439ھ مطابق 18 اکتوبر 1959ء تا 2018ء

زیر تعلیم طلبہ	1606516	16 لاکھ 6 ہزار 5 سو 16
زیر تعلیم طالبات	891813	8 لاکھ 91 ہزار 8 سو 13
اساتذۂ کرام	88088	88 ہزار 88
معلمات	31793	31 ہزار 7 سو 93
دیگر عملہ	20644	20 ہزار 6 سو 44
کل تعداد حفاظ	942234	9 لاکھ 42 ہزار 2 سو 34
کل تعداد حافظات	256209	2 لاکھ 56 ہزار 2 سو 9
فارغ التحصیل علماء	154848	1 لاکھ 54 ہزار 8 سو 48
فارغ التحصیل عالمات	188923	1 لاکھ 88 ہزار 9 سو 23
کل مدارس وجامعات (فعال)	19491	19 ہزار 4 سو 91

اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان......تاریخ کے آئینے میں

﴿......٦......﴾

محمد سیف اللہ نوید

معاون ناظم مرکزی دفترِ وفاق

غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ:

دو دہائیاں قبل غیر ملکی طلبہ کی ایک کثیر تعداد مدارس دینیہ میں زیر تعلیم ہوتی تھی، تاہم ملکی و عالمی حالات کے تناظر میں اس میں رفتہ رفتہ کمی آتی رہی ہے۔ اس حوالے سے حکومت کی جانب سے بھی وقتاً فوقتاً سختیاں لائی جاتی رہیں، تاہم اتحادِ تنظیمات مدارس نے اس نقطہ پر بھی بھرپور طریقے سے حکومت کے سامنے اپنا موقف پیش کیا اور مختلف میٹنگوں اور اجلاسوں میں یہ واضح کیا کہ مدارس دینیہ میں زیر تعلیم طلبہ جب اپنے ممالک کو واپس جاتے ہیں تو وہ پاکستان کی نیک نامی کا باعث بنتے ہیں۔ اس حوالے سے مدارس دینیہ اور قائدین اتحادِ تنظیمات کا موقف حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور رابطہ سیکرٹری اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان کی اس تحریر سے واضح ہوتا ہے:

> پاکستان کے لیے یہ بات ایک اعزاز کی حیثیت رکھتی ہے کہ پوری دنیا کے مختلف خطوں سے لوگ دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے یہاں آتے ہیں، اسلامی علوم میں پاکستان پوری دنیا میں ایک مرکزی اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے، اسی بناء پر دنیا بھر کے طلبہ اسلامی تعلیم کے حصول کے لیے یہاں کا رُخ کرتے ہیں اس کے برعکس اگر پاکستان میں کسی فرد کو دنیاوی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہو تو وہ اس کی اعلیٰ تعلیم کے لیے باہر کے ممالک کا رخ کرتا ہے، اب تعلیم یا تو دینی ہے یا دنیاوی۔ اگر پاکستان میں دنیاوی تعلیم کا ایسا انتظام نہیں کہ اُسی کے باشندے باہر نہ جاسکیں تو کم از کم پاکستان کو یہ اعزاز تو حاصل ہے کہ دین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے دیگر ممالک سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اس شعبے میں ہم لینے کی بجائے دے رہے ہیں، درآمد کرنے کے بجائے برآمد کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ ایک ایسا اعزاز ہے کہ جس پر بجا طور پر فخر کیا جاسکتا ہے، مگر افسوس صد افسوس! آج ہم اس قابل

قدر فخر، رتبے اور مقام سے دستبردار ہو رہے ہیں۔

اگر خود ملکی مفاد کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھ کر جانے والے غیر ملکی طلبہ دراصل وہاں پر پاکستان کے غیر رسمی مخلص سفیر کا کردار ادا کرتے ہیں جو اپنے اپنے ممالک میں جا کر پاکستان کے مفادات کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنے معاشرے میں پاکستان کو بحیثیت ایک انسان دوست اور صلح جو ملک کے طور پر متعارف کرواتے ہیں، ان کی خدمات دیکھ کر وہاں کے لوگوں کے دلوں میں پاکستان کی محبت اور اس کی عزت مزید بڑھ جاتی ہے، وہاں کے باشندے پاکستان کو بحیثیت ایک محسن کے دیکھنے لگتے ہیں اور وہی مقام واحترام پاکستان کو دیتے ہیں جو ایک محسن کو دیا جاسکتا ہے۔ اس وقت کتنے علماء یورپ، امریکہ، افریقہ اور دنیا کے دیگر خطوں میں پھیلے ہوئے ہیں جن کی مادر علمی پاکستان ہے اور وہ ان علاقوں میں قابل فخر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پاکستان سے تعلیم حاصل کر کے جانے والے کتنے ہی علماء ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک بالخصوص مغرب میں اسلامک سینٹرز چلا رہے ہیں، اسلام کے بارے میں پیدا ہونے والی غلط فہمیاں دور کر کے دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھا رہے ہیں، ایک بڑی تعداد ایسے علماء کی بھی ہے جو اخبارات، رسائل، ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے پوری دنیا میں اسلامی تعلیمات کو روشناس کرا رہے ہیں، یقیناً ان کے ان تمام کارناموں کا حقیقی کریڈٹ پاکستان کو جاتا ہے۔

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے وفاقی وزارت مذہبی امور کے ساتھ اجلاس منعقدہ 25 جون 2009ء میں مدارس دینیہ میں زیر تعلیم غیر ملکی طلبہ کی بابت طے پایا کہ مدارس اپنی متعلقہ تنظیم / وفاق / اتحاد کے توسط سے ان کے تفصیلی کوائف وزارت داخلہ میں جمع کروائیں گے اور وزارت داخلہ امکانی حد تک کم سے کم وقت میں اسکروٹنی کر کے جن کے کیس کلیئر ہوں گے انہیں این او سی جاری کرے گی۔ نئے غیر ملکی طلبہ کی اجازت کے بارے میں مجوزہ اتھارٹی میں تعلیمی ویزوں کے اجراء، اسکروٹنی اور این او سی کے اجراء کا باقاعدہ سیل قائم کیا جائے گا اور نیا طریقہ کار باہمی مشاورت سے طے کیا جائے گا، تمام زیر التواء امور کو جلد از جلد وقت میں اتفاق رائے سے طے کیا جائے گا۔

فرقہ وارانہ ہم آہنگی:

مدارس پر ایک بے بنیاد اور سنگین الزام جو عائد کیا جاتا ہے وہ ہے فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ دہشت گردی پھیلانے کا۔ جو کہ سراسر غیر حقیقی اور بیرونی ایجنڈے پر مشتمل ہے۔ الحمد للہ ''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' کے قیام اور پھر روز بروز مزید فعالیت کے باعث فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں اضافہ ہوا ہے۔ تمام مسالک کے قائدین کو مل بیٹھ کر

باہمی معاملات کو دیکھنے کا موقع ملا ہے اور جب عوام اپنے مذہبی قائدین کے اتحاد و اتفاق کو دیکھتی ہے تو ان میں بھی فرقہ وارانہ ہم آہنگی فروغ پاتی ہے۔ نیز مدارس دینیہ کے بارے میں فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث ہونے کا جو پروپیگنڈا کیا جاتا رہا ہے، اس من گھڑت تاثر کو زائل کرنے میں ''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' کے فورم سے گراں قدر خدمات انجام دی گئی ہیں۔ چنانچہ اتحاد تنظیمات کی طرف سے بارہا یہ پیشکش دہرائی جا چکی ہے کہ اگر حکومت کسی مدرسہ کو دہشت گردی میں ملوث سمجھتی ہے تو ٹھوس ثبوت کے ساتھ اسے منظر عام پر لائے اور متعلقہ وفاق/تنظیم کو پیش کرے۔ متعلقہ وفاق اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کرے گا۔ مگر ابھی تک حکومت کسی دینی ادارے کے خلاف کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکی، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مدارس دینیہ کا دامن ہر قسم کی دہشت گردی سے پاک ہے اور جب بھی حکومت اور اتحاد کے مابین اس حوالے سے مذاکرت ہوتے ہیں تو ''اتحاد تنظیمات'' کی طرف سے یہی موقف دہرایا جاتا ہے۔

بحمد اللہ! حکومت اس موقف کو تسلیم بھی کر چکی ہے چنانچہ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو صدر پاکستان نے وفاقوں کے قائدین کو یقین دہانی کرائی کہ ہم کسی مدرسہ کے خلاف ٹھوس ثبوت اور اس کے متعلقہ وفاق کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ جو کہ اس سمت میں اتحاد تنظیمات مدارس کی ایک اہم کامیابی ہے۔

اسی طرح اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان اور وفاقی وزارت داخلہ کے مابین منعقدہ اجلاس 25 جون 2009ء کے موقع پر ''اتحاد تنظیمات'' کی قیادت نے قرار دیا کہ اس وقت سنی شیعہ مسلکی تصادم اور محاذ آرائی کی کوئی صورت حال نہیں ہے، اس لئے مختلف علاقوں میں تصادم ختم کیا جائے اور حکومت امن وامان کے قیام کے لئے اپنی آئینی، قانونی اور شرعی ذمہ داری پوری کرے۔

10 شعبان المعظم 1430ھ مطابق 2 اگست 2009ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس بمقام لاہور میں اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین اور حکومتی نمائندوں کے مابین امن وامان کی صورت حال پر مشاورت کے لئے اجلاس منعقد ہوا، جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ:

> ''فرقہ وارانہ اتحاد جو پہلے پاکستان کی قومی ضرورت تھا اب اس کے وجود کی ضمانت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ پاکستان کے دشمن اسے کمزور کرنے کے در پے ہیں، لیکن ہم اپنی صفوں میں مکمل اتحاد و اتفاق پیدا کر کے ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا سکتے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے برملا طور پر اعتراف کیا کہ پہلے بھی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ اور تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لئے علماء کرام کے تعاون سے غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی اور اب ایک بار پھر ملک میں